# جمعہ

جناب چوہدری عبد الواحد گوندل صاحب - گوجرانوالہ

**نماز جمعہ کے موقع پر کاروبار وغیرہ کا حکم۔ دَورِ رسالتمآبؐ کے ایک واقعہ کی روشنی میں**

نماز جمعہ کے موقع پر کاروبار وغیرہ کا حکم کیا ہے، اس کے بارے میں ہمیں دَورِ رسالتمآبؐ کے اس واقعہ سے رہنمائی ملتی ہے۔ جس کی طرف آیت کریمہ (و اذا راوا تجارۃ او لھوا ن انفضوا الیھا و ترکوک قائما۔ الجمعہ۔۱۱) میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ اس آیت کریمہ کے شانِ نزول میں وارد ہوا ہے کہ مدینہ منورہ میں حضورؐ خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ اس وقت نمازِ جمعہ عیدین کی طرح خطبہ سے پہلے پڑھی جاتی تھی۔ اسی دوران ایک تاجر دحیہ بن خلیفہ تجارتی سامان لے کر آگیا۔ لوگوں کو اطلاع دینے کے لیے رواج کے مطابق قافلہ والوں نے باجا بجایا۔ اس کا طبل بجتے ہی لوگ خریداری کے لیے نکل پڑے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اس خوف سے خطبہ چھوڑ کر خریداری کے لیے چلے گئے کہ کہیں خطبہ ختم ہونے تک سارا سامان ہی نہ ختم ہو جائے۔ ان دنوں مدینہ میں قحط کی صورتِ حال تھی۔ دحیہ بن خلیفہ عام طور پر شام سے آٹا، گندم، روغن زیتون اور دیگر غذائی اشیاء لاتا تھا۔ بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ قافلہ جب مدینہ میں داخل ہوتا تھا تو عوام تالیاں اور طبل بجا کر اس کا استقبال کرتے تھے۔

یہ واقعہ دحیہ بن خلیفہ کے مسلمان ہونے سے پہلے کا ہے۔ مسجدِ نبوی میں صرف بارہ مرد اور ایک عورت باقی رہ گئی۔ حضورؐ کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ مسجد میں صرف بارہ مرد اور ایک عورت موجود ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اگر یہ بھی چلے جاتے تو آسمان سے پتھر برسائے جاتے۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا والذی نفسی بیدہ لو تتابعتم حتی لم یبق منکم احد لسال بکم الوادی نارا (کہ اگر تم سب چلے جاتے اور ایک بھی

باقی نہ رہتا تو یہ وادی آگ سے بھر جاتی۔ امام دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ ۴۰ آدمی باقی رہ گئے تھے لیکن زیادہ درست یہی ہے کہ بارہ اصحاب باقی رہ گئے تھے۔ جیسا کہ جابر بن عبداللہ نے اُن کے نام گنوائے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ ۱۔ ابوبکر صدیقؓ ۲۔ عمر فاروقؓ ۳۔ عثمان غنیؓ ۴۔ علیؓ ۵۔ طلحہؓ ۶۔ زبیرؓ ۷۔ سعدؓ ۸۔ سعیدؓ ۹۔ ابوعبیدہؓ یا سالمؓ ۱۰۔ بلالؓ ۱۱۔ ابن مسعودؓ ۱۲۔ جابر بن عبداللہ

لہو سے مراد یہاں طبل اور باجے ہیں۔ ابن جریر نے حضرت جابر بن عبداللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جاہلیت میں جب لوگ نکاح کرتے تھے تو لڑکیاں باجے بجاتی تھیں۔ ایک مرتبہ باجے کی آواز سن کر لوگ رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے چھوڑ کر باجے کی آواز پر چلے گئے تھے۔ ابن المنذر نے ہر دو روایتوں کو حضرت جابر ہی سے بیان کیا ہے۔ قافلے کے واقعہ والی روایت بھی اور نکاح کے واقعہ والی روایت بھی، لہٰذا عین ممکن ہے کہ یہ واقعہ دو مرتبہ ہوا ہو۔

**رزق اللہ کے ذمے ہے۔ مذکورہ واقعہ کے حوالے سے ایک توجیہ**

اس آیت کے دوسرے حصہ (قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین) میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ان سے کہو اللہ کے ہاں نماز اور رسول اکرم ﷺ کے ساتھ رہنے کا جو ثواب ہے وہ کھیل اور تماشہ میں نہیں ہے اور نہ تجارت میں ہے۔ اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے یعنی جس کام کو تم نے بہتر سمجھ رکھا ہے۔ اس کا نفع تو یقینی نہیں ہے لیکن اللہ کی طرف سے جو ثواب اور اجر ملنے والا ہے وہ یقینی بھی ہے اور بہت بڑا بھی ہے۔ مال و دولت سے حد سے بڑھی ہوئی محبت اور اس کی غیر معمولی حرص منع ہے۔ طلب رزق میں اعتدال و توازن کو ملحوظ رکھنا اور اس کے لیے جائز اور درست راہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ حضرت ابوحمید ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طلب دنیا میں اختصار اور اعتدال سے کام لو۔ کیونکہ جو کچھ لکھ دیا گیا ہے وہ تو ہر ایک کو ملے گا (المستدرک للحاکم، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگو! مالِ دنیا کی کثرت سے استغنا حاصل نہیں ہوتا۔ استغنا تو دل کا استغنا ہے اللہ نے جو لکھ دیا ہے وہ ضرور عطا کرے گا اس لیے حسنِ طلب سے کام لو۔ جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے اس کو چھوڑ دو۔ (ابویعلیٰ)

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ رزق بندہ کو یوں ڈھونڈتا ہے جس طرح موت انسان کو تلاش کرتی ہے (ابن حبان) اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ جتنا بندہ رزق کو تلاش کرتا ہے۔ اُس سے زیادہ رزق بندے کو تلاش کرتا ہے۔

طبرانی میں ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ فرماتے تھے کہ تم میں سے اگر کوئی اپنے رزق سے بھاگے گا تب بھی رزق اُس تک جا پہنچے گا۔ بالکل اُسی طرح جس طرح خود انسان اپنے رزق کو تلاش کرتا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ بہترین ذکر خفی ذکر ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو ضرورت کے لیے کافی ہو۔ (ابن حبان)

حضرت کعبؓ بن مالک راوی ہیں رسول اللہ نے فرمایا دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں میں چھوڑ دیا جائے، بکریوں کے لیے اس سے زیادہ تباہ کن نہیں ہیں جس قدر کہ انسان کے لیے مال کی حرص اور بے جا خرچ کی روشش ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ فرمارہے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو فائدہ رساں نہ ہو اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو کبھی مطمئن نہ ہو اور اس دُعا سے جو سُنی نہ جائے (قبول نہ ہو)۔

**بارش میں نماز جمعہ کا حکم** بارش اور کیچڑ کے عذر سے ترکِ جمعہ جائز ہے۔ امام بخاری نے محمد بن سیرین سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے بارش کے دن اپنے مؤذن کو حکم دیا کہ جب تم اشهد ان محمداً رسول الله کہہ لو تو اس کے بعد حی علی الصلوٰۃ مت کہنا بلکہ صلوا فی بیوتکم کہنا یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ کچھ لوگوں نے اس بات کو ناگوار محسوس کیا۔ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے کہا ایسا تو خود اس ہستی نے بھی کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھی یعنی رسول اللہؐ نے، بیشک جمعہ فرض ہے لیکن میں اسے مناسب نہیں سمجھتا کہ تم کو بارش میں گھروں سے نکالوں اور تم کیچڑ پانی میں چل کر آؤ۔ اسی طرح دوسری نمازوں کے متعلق بھی یہی ہے کہ جب راستہ بارش کی وجہ سے درست نہ ہو تو لوگوں کو نماز گھر پڑھ لینے کی اجازت دینی چاہیے۔

**خطیب جمعہ کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے** جمعہ کے خطیب کو چاہیے کہ خطبہ کے دوران میں ان اُمور کی پابندی کرے

۱۔ خطبہ مختصر ہو جو ذکر الٰہی پر مشتمل ہو۔

۲۔ تقریر کرتے وقت اشارہ صرف ایک انگلی سے کرے۔

۳۔ ہاتھ میں عصا رکھے۔

۴۔ خطبہ جوش و خروش اور جذبہ سے دے۔

۵۔ خطبہ عام فہم ہو۔ آسان الفاظ استعمال کرے۔

۶۔ خطیب دورانِ خطبہ معمولی نوعیت کی خارجی بات اور کام کر سکتا ہے جیسے حضورؐ نے دورانِ خطبہ حسنؓ و حسینؓ کو اُٹھا لیا تھا۔

۷۔ جب منبر پہ بیٹھے تو لوگوں کو سلام کہے۔

۸۔ اذان کا جواب دے۔

**نمازیوں کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے** اسی طرح نمازِ جمعہ کے دوران میں مقتدیوں کو بھی مندرجہ ذیل اُمور کا خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ امام کے قریب بیٹھیں۔

۲۔ نیند آنے پر جگہ بدل لیں۔

۳۔ دوسرے نمازی کی جگہ پر نہ بیٹھیں۔

۴۔ خطبہ کے دوران میں خود بھی خاموش رہیں اور اگر کسی دوسرے کو خاموش کرانا ہو تو اشارے سے کرائیں، زبان سے نہیں۔

۵۔ گوٹھ مار کر نہ بیٹھیں۔

۶۔ نمازِ جمعہ کے لیے بعد میں آنے والا لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔

۷۔ جب کوئی نمازی نمازِ جمعہ کی ایک رکعت امام کے ساتھ پالے تو اُس کو چاہیے کہ دوسری رکعت پڑھ کر سلام پھیرے اُس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔ اگر وہ نمازی اُس وقت شامل ہوا کہ امام دوسری رکعت کے رکوع میں چلا گیا ہو یعنی اس کی دوسری رکعت بھی امام کے ساتھ نہ مل سکی تو وہ امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد ظہر کی نماز سمجھ کر چار رکعتیں پوری کرے۔

یہ اعمال ان شاء اللہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گے۔
(ابوہریرہ بحوالہ ابوداؤد)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔